فیئرنیس کریم یا باڈی لوشن لگا کر نماز پڑھنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3365

تاریخ اجراء: 09 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 12 دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کوئی بھی فیئر نیس کریم یا باڈی لوشن لگا کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فیئر نیس کریم یا باڈی لوشن لگا کر نماز پڑھ سکتے ہیں، جبکہ اس کا یقینی طور پر ناپاک ہونا معلوم نہ ہو، کیونکہ کریم وغیرہ میں کسی ناپاک چیز کے ملے ہونے کا یقینی علم نہ ہو تو اسے استعمال کرنے کی اجازت ہوتی ہے، اور اگر اس کا جرم نہ بنے، محض چکنائی ہی ہو تو اس کے جسم پر لگے ہونے کی صورت میں وضو و غسل بھی ہو جاتا ہے۔

ہاں! اگر یقینی طور پر معلوم ہو کہ اس میں کوئی ناپاک چیز ملی ہوئی ہے، تو اب اسے استعمال کرنا اور لگانا، جائز نہیں، اور اس کو لگا کر نماز پڑھی تو اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ:

اگر نجاستِ غلیظہ ہے تو درہم سے زیادہ لگے ہونے کی صورت میں تو نماز ہو گی ہی نہیں اور اسی حالت میں قصدا نماز پڑھنا گناہ ہے اور درہم کی مقدار لگی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی یعنی اس کا دہرانا واجب اور قصدا اس حالت میں نماز پڑھنا گناہ اور درہم سے کم لگی ہو تو اسی حالت میں نماز ادا کرنا، خلاف سنت اور اس کا اعادہ بہتر۔ اور اگر نجاستِ خفیفہ ہے تو اگر بدن کے جس عضو یا کپڑے کے جس حصے پر لگی ہے، اس کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف اور چوتھائی یا اس سے زیادہ پر لگی ہے تو بغیر دھوئے نماز نہیں ہو گی۔

الاشباہ والنظائر میں ہے "شک فی وجود النجس فالاصل بقاء الطھارۃ" ترجمہ: ناپاکی کے موجود ہونے میں شک ہو، تو اصل طہارت (پاکی) کا باقی رہنا ہے۔ (الاشباہ والنظائر، ص 61، مطبوعہ: کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "شریعتِ مطہرہ میں طہارت و حلت اصل ہیں اور ان کا ثبوت خود حاصل کہ اپنے اثبات میں کسی دلیل کا محتاج نہیں اور حرمت و نجاست عارضی کہ ان کے

ثبوت کو دلیل خاص درکار اور محض شکوک وظنون سے ان کا اثبات ناممکن کہ طہارت وحلت پر بوجہ اصالت جو یقین تھا اُس کا زوال بھی اس کے مثل یقین ہی سے متصور، نرا ظن لاحق یقین سابق کے حکم کو رفع نہیں کرتا یہ شرع شریف کا ضابطہ عظیمہ ہے، جس پر ہزار ہا احکام متفرع۔" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ476،477، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مراقی الفلاح میں ہے"بقاء دسومة الزيت ونحوه لا يمنع لعدم الحائل"ترجمہ: تیل کی چکنائی اور اس جیسی دوسری چیزوں کا باقی رہنا (طہارت میں) رکاوٹ نہیں ہے کیونکہ ایسی چیزیں پانی کے جسم تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں ہوتیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص62، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی، تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیتِ اِستِخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔۔۔ نَجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عُضْو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے، تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم، یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے)، تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو، تو بے دھوئے نماز نہ ہو گی۔" (بہارِ شریعت، ج1، حصہ2، ص389، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم